محترم جناب صاحب مفتی صاحب تقی عثمانی صاحب جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

۳۰۳ / ۳/۱۲ / ۳۶ دارالافتاء دارالعلوم ص ۲۹

علماء کیا فرماتے ہیں۔

گوہر اور سمندر خان حقیقی بھائی ہیں سمندر خان فوت ہو تو اس کے بچے گوہر کے زیر کفیل ہوئے مسکین ولد گوہر اس وقت بڑا تھا مسکین کے چھوٹے بھائی بہن کے ساتھ مسماۃ گل جہان دختر سمندر خان نے تقریباً دو سال چھ ماہ دوران بیماری دودھ پی لیا - عمر کنفرم دو سال چھ ماہ کی تھی جس کا گواہ موجود ہیں -

دوسرا سوال مسکین کے چھوٹے بھائی کے ساتھ دودھ پیا۔

کیا مسکین اور گل جہان کا نکاح ہو سکتا ہے -

کیا دودھ کے بعد والے محرم ہوتے ہیں یا دودھ پینے سے پہلے والے محرم ہوتے ہیں -

ہمارے موضع شیر قلعہ کے مولوی منعم صاحب نے اس بارے میں نکاح ہو جانے کا فتویٰ دیا ہے -

چونکہ چھ سال قبل مسکین اور گل جہان کی شادی ہو کر ان سے دو بچیاں بھی ہیں - ان کے بارے میں بھی صراحتاً فرمائیں

آپ کا جواب فوری ہو گی مہربانی ہو گا -

میں ثریا مسکین اور گل میان عرصہ چھ سال سے ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں۔

صرف

اس بارے میں فتویٰ مطلوب ہے۔

منجانب گل زرو ولد سید عمر ساکن شہر کالکہ
تحصیل سنیگل ضلع مدد

معرفت

محمد زبیر / عبدالغفور

الیاس موٹر ورکشاپ بالمقابل ڈسٹرکٹ
سیکرٹریٹ گورنمنٹ کالونی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً مسماۃ گل جہاں نے مسکین کی والدہ کا دودھ ۲ سال ۳ ماہ کی عمر میں پیا ہے تو چونکہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک بچے کو ڈھائی سال کی عمر تک دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اسلئے مسماۃ گل جہاں مسکین ولد گوروکی رضاعی بہن ہے اور اِن دونوں کا آپس میں نکاح کرنا حرام ہے، اگرچہ صاحبین کے قول کے مطابق یہ نکاح درست ہے لیکن چونکہ دونوں قول مفتی بہ ہیں اسلئے احتیاط امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول میں ہے لہٰذا مسکین اپنی بیوی گل جہاں کو طلاق دیکر اپنی زوجیت سے علیحدہ کردے، تاہم بچوں کا نسب باپ سے ثابت ہوجائیگا اور رضاعی ماں کی تمام اولاد دودھ پینے والے پرحرام ہوجاتی ہے لہٰذا کسی کے ساتھ دودھ پینے یا نہ پینے کی وجہ سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (ماخذہ تبویب ۴۹۸/۷۰)

**فی الدر المختار (٤/٣٨٨):**

(فی وقت مخصوص) هو (حولان ونصف عنده وحولان) فقط (عندهما) وهو الأصح فتح وبه يفتى كما فى تصحيح القدورى عن العون لكن فى الجوهرة أنه فى الحولين ونصف ولو بعد الفطام محرم و عليه الفتوى.

**فی الشامیة تحته:**

(لكن) استدراك على قوله ﴿به يفتى﴾ وحاصله أنهما قولان أفتى بكل منهما.

**قال الرافعی:**

(لكن فى الجوهرة) ونقل السندى عن الخانية: أن تقدير مدته بحولين ونصف ظاهر الرواية. وكذا فى امداد المفتين (٦٠٢) وعزيز الفتاوى (٥٣٩).

**فی الدر المختار (٣/٢١٣):**

(فيحرم منه) أى بسببه (ما يحرم من النسب).

**فی الدر المختار (٤/٢٢):**

(و) لا حد أيضا (بشبهة العقد) أى عقد النكاح (عنده) أى الإمام (كوطء محرم نكحها)......الى قوله......وحرر فى الفتح أنها من شبهة المحل وفيها يثبت النسب كما مر.

جاری ......

ص ۸۲

وفی الشامیۃ تحتہ:

(قوله كوطء محرم نكحها) أي عقد عليها أطلق في المحرم فشمل المحرم نسبا ورضاعا وصهرية . والله ﷻ أعلم بالصواب

دانش یاسین غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۰/۵/۱۵ھ

الجواب صحیح

۱۵-۵-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

۱۵-۵-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

۱۵/۵/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

۱۵/۵/۱۴۳۰ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ~~۳۵/۱۱۵۱~~